پیغاماتِ تعزیت

ہرچند کہ محترم جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب غفر اللہ ورحمہ دین اور علمِ دین کی خدمتیں نہایت خاموشی کے ساتھ انجام دے رہے تھے اور کبھی ان کے دل میں نام ونمود کی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن مرحوم کا خوانِ کرم اتنا وسیع اور دستِ فیض اتنا عام تھا کہ قدرتی طور پر ان کی ہستی تمام عالم میں ایک غیر معمولی شہرت کی مالک بن گئی تھی۔ جس کا اندازہ ان ہزاروں خطوط اور تعزیت کے پیغامات سے ہو رہا ہے، جو مرحوم کی وفات کے بعد سے مسلسل آرہے ہیں مرحوم کے پسماندگان کیلئے ہر ہر خط کا الگ الگ جواب دینا بہت مشکل ہے۔ اسلئے ہم اپنے ادارے، اور نیز مرحوم کے لائق فرزندان جناب شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ اور خانصاحب جناب شیخ حبیب الرحمٰن صاحب کی طرف سے ان سب حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے مرحوم کی وفات پر ان کے پسماندگان کے ساتھ کسی نوعیت سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اور درخواست کرتے ہیں کہ آپ لوگ مرحوم کی مغفرت اور ان کے فرزندان کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق کی دعا بارگاہ الٰہی میں خلوص سے کرتے رہیں۔ (ایڈیٹر رسالہ محدث دہلی)

قطعۂ تاریخِ وفات

(امین الانام شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم)

۱۹۳۸ء

(از مولوی محمد امین صاحب شوق مبارکپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

حامیِ دینِ متیں شیخ عطاء الرحمٰن — منبعِ جود و کرم رحمتِ ربِ ذیشاں
دار فانی سے سوئے ملکِ بقا کوچ کیا — اپنی فرقت میں گئے چھوڑ کے سکو گریاں
تھے وہ طلبا کیلئے باپ سے بھی زیادہ شفیق — اُنپہ رکھتے تھے بہرحال وہ نظرِ احساں
قبر کو ان کی خدا نور سے معمور کرے — رحمتِ حق کا برستا رہے اُنپر باراں

شوق لکھدو سر "اندوہ" سے سالِ رحلت
آہ (دنیا سے) گئے شیخ عطاء الرحماں

۱۳۵۷ھ

ایضاً

کرد از جہان رحلت شیخ عطاء رحمٰن — قلب وجگر ہمہ شد اندوہگیں بگفتا
آخر بلفظ "ھدیہ" تاریخ ارتحالش — "مغفور باد" یارب شوقِ حزیں بگفتا

۱۳۵۷ھ